

نسب نبوی کا مقام

المقامة السند السية
في النسبة المصطفوية

للشيخ العلامة جلال الدين
عبد الرحمن بن ابي بكر السيوطي

المتوفى سنة ٩١١هـ / ١٥٠٥ء

ترجمہ و تحقیق

مفتی محمد خان قادری



ALHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org



بیت المقدس مقام الدین مصطفیٰ ۵



ترجمہ و تحقیق

مفتی محمد خاں قادری

تصنیف

امام جلال الدین سیوطی

حجاز پبلی کیشنز لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

المطبعة المستندية في النسخة المصطنوعة	نام کتاب
نسب نبوی ﷺ کا مقام	ترجمہ کا نام
امام جلال الدین سیوطی	تصنیف
مفتی محمد خان قادری	مترجم
حافظہ سفیان نقشبندی	پروف ریڈنگ
حجاز پبلک سٹیشنز لاہور	کمپوزنگ
کمپوزنگ ظفر اقبال و ذراغین حضرت کمپوزنگ	
حجاز پبلی کیشنز لاہور	ناشر
عمر اسلم شہزاد	زیر اہتمام
رجسٹرڈ لاٹر 1420ء 1999ء	مہارت تول
کمپوزنگ سو (1100)	تعداد
۳۵ روپے	قیمت

مفتی العصر مفتی محمد خان قادری کی تمام تصانیف کے علاوہ دیگر علماء کی تحقیقی و علمی کتب بدعاہیت حاصل کرنے کے لئے حجاز پبلی کیشنز مرکز لاہور میں سٹیشنز لاہور میں دربارہ کمپوزنگ لاہور سے رجوع فرمائیں۔
فون: 7324948



انتساب

سلطان العلماء علامہ سلطان احمد گزنی کی خلافت
کے نام

۱- جو سر پا اظہارِ دلالت ہے۔

۲- جو رات کے پچھلے پیر درسیات کے بڑے اسباق پڑھاتے ہیں پاشت
سے پہلے پہلے اسباق سے فارغ ہو جاتے۔

۳- حضور ﷺ کے فرماں مبارک کو پروا لایا تو بچے دانے سے بھر ہوتا
ہے۔ "پر عمل ہوا ہو کر سارا دن تہجد و عکس میں بسر کرتے۔

۴- مدرسہ کے نام پر لینا تو کجا اپنے گھر سے طلبہ کی خدمت کرتے۔

محمد خان تھوری

فہرست

27	میرا قصہ صرف یہ ہے	3	اشباب
	یہ کچھ کیوں؟	5	لہذا تیرے
	کیا میرے پاس دلیلیں نہیں؟	10	جنت کا رنگ
28	سکوت ہوا لگ	12	قریش کی تخلیق
29	آیت سے استدلال	13	حضرت انبیاء علیہم السلام سے عہد
30	بندے سواقی کی تائید	14	بزرگ محلات
	یہاں خطاب کس کو ہے؟	15	ایک اہم شاہد
31	یہ قسم اہل فخرت کا نہیں ہو سکتا	18	محققین علماء کی رائے
32	حضرت ابو طالب کا کئے		اہل فخرت کا حکم
	مشرکوں		روایات کا جواب
	آخر وہ کچھ کا جواب	20	امام فرید الدین گیلانی کا خوبصورت جواب
33	ہاں کے بارے میں رائے	21	سید علی کی تحقیق
34	سوال و جواب		امیر شہادت
36	امام شافعی کی تصریح	22	عربوں میں کوئی شرک نہ تھا
	اہل فخرت کی اقسام	23	ہمارے مسائل
37	دیگر دلائل سے تائید	25	کیا یہ قواعد مسلم نہیں؟
		26	کیا پہلے مسائل مہول کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہداشت کمال الدین سید علی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین شریفین کے بارے میں بیحد رسائی تحریر فرمائی جن میں انہوں نے نہایت ہی قوی دلائل سے ثابت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین علیٰ بن ابی طالب اور صاحب کنعان ہیں۔ یہ حق میں ہے باوجود اس کے کہ ہم نے ہر رسالہ کے مقدمہ میں یہ دیکر اہل علم کی آراء کو بھی سامنے لانے کی کوشش کی ہے۔ یہاں بھی حق میں سے یہ کہہ کر اس کو ملاحظہ کیجئے۔

۱۔ شارع مسلم امام محمد بن علی بن ابی العقیلؒ ۱۵۳ھ ایک حدیث مسلم کے تحت امام نووی کے اس جملہ پر کہ "مگر یہ ثابت ہونے والا وہ دلی ہے اور اسے کسی رشتہ داری کی قرابت قائم نہیں دے سکتی"۔ لکھتے ہیں۔

قلت فظہر هذا لاطلاق وقد قال السبيلي ليس لنا ان نقول ذلك فقد قال صلى الله عليه وآله وسلم لا تؤمنوا لاحياء بسب الاموات وقال تعالى ان الذين يؤمنون الله ورسوله ولعله يصح ما جاء له صلى الله عليه وآله وسلم سأل الله سبحانه فاحياه ابويه فامناه به وقرر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فوق هذا ولا يعجز الله شئ

میں کتابوں خود کلام نووی نے یہ بات ہر ایک کے حوالے سے کر دی ہے۔ (ملاحظہ فرمائیے حضور ﷺ کے حوالے سے یہ بات درست نہیں) امام سبکی نے فرمایا ہے کہ ہمیں حضور ﷺ کے حق میں ایسی بات کہنا ہرگز جائز نہیں کیونکہ آپ ﷺ کا قرآن ہے مومنوں کو یہ کہہ کر انہوں کو تکلیف نہ پہنچو اور اللہ تعالیٰ کا مبارک ارشاد ہے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو قتل دیتے ہیں۔ انہیں ہے وہ روایت صحیح ہو جس میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

والدین کو زندہ فرمایا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اس سے بھی بلند ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کو بھی کوئی شئی عاجز نہیں کر سکتی۔

آگے ہم نووی نے لکھا تھا کہ مذکورہ حدیث یہ بھی واضح کر رہی ہے کہ ذلک فترت میں جنوں کی چھ چار کسے دلا دوش ہو گا اور یہ دعوت نہ پہنچنے والے پر خطاب نہ ہو گا کیونکہ انہیں دعوت ابراہیمی پہنچی ہے اس پر ہم اپنی ٹیپتے ہیں۔

قلت تامل ما فی کلامہ من التناقض فان من بلغتهم الدعوة ليسوا باهل فترۃ
میں لکھا ہوں غور کیجئے ان کے کلام میں تناقض ہے کیونکہ جنہیں دعوت پہنچی گئی وہ اہل فترت کہلاتے ہیں۔

(اکمال اکمال العلم ص ۶۷-۶۸)

ہم امام مہدیب شہرستانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہم سید علی کی تحقیق اور رسائی پر متفق کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

وقد طالعتها كلها فرائيها
ترجع الى ان الادب مع
رسوله صلى الله عليه وسلم
واجب وان من آذله فقد آذنى
الله وقال تعالى ان الذين يؤذون
الله ورسوله لعنهم الله فى
الغيبا والاخرة واعملهم عذابا
مبينا وفى القرآن العظيم
وما كنا معذبين حتى نبعث
رسولا۔

میں نے تمام کاموں پر کیا ہے انہوں نے
اس حدیث کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
لوہ و احرام لازمی امر ہے اور جس نے
اس پر ~~تجاوز~~ کو لعنت پہنچی اس نے
اللہ تعالیٰ کو لعنت پہنچی اور اللہ تعالیٰ کا
ارشاد گراں ہے بلاشبہ جو لوگ اللہ اور
اس کے رسول ~~ص~~ کو لعنت پہنچاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت
اور ان کے لئے عذاب ہے اور قرآن عظیم میں یہ

بھی ہے کہ اور ہم طراب دینے والے
نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں۔

اُنکے چل کر گئے ہیں

قال الشيخ جلال الدين
السيوطي خاتمة حفاظ
مصر رحمه الله وقد صرح
جماعات كثيرة بان ابوي
النبي صلى الله عليه وسلم
لم يبلغها الدعوة والله تعالى
يقول وما كنا معذبين حتى
نبعث رسولا وحكم من لم
يبلغه الدعوة انه يموت ذاهيا
ولا يعذب ويدخل الجنة

(البيهقيت والجواب ١٠٠٠ ص ٢٠٠)

ام جلال الدين سیوطی (د مسری حفاظ
حدیث میں آخری ہیں) کہتے ہیں محد
اہل علم نے یہ تصریح کی کہ حضور
ﷺ کے والدین کو دعوت دین
نہیں پہنچی اور اُنھ قتل کا ارشاد گراہی
ہے اور ہم طراب دینے والے نہیں جب
تک ہم رسول نہ بھیج لیں اور جن
لوگوں تک دعوت نہیں پہنچی ان کا عزم یہ
ہے کہ وہ اپنی فوت ہو گئے۔ ان پر کوئی
طراب نہ ہو گا اور وہ جنتی ہو گئے۔

۳۔ ام محمد بن عبدالحق رحمہ اللہ ص ۲۷۷ میں نسخہ پر بڑی تفصیلی بحث کے بعد اپنا
نقطہ نظر من لفظ میں ذکر کرتے ہیں۔

وقد بيننا لك ايها المالك
حكم الابوين فانما سلت
عنهما فقل هما انا جيان في
الجنة لما لانهما احببا حتى
لما كما جزم به الحافظ
السبكي والقزطبي
وناصر الدين بن المنير وان

اے مالک (مطلب) ہم نے تم پر حضور
ﷺ کے بارے میں نصیحا واضح کر
دیا ہے جب کوئی ان کے بارے میں
پوچھے تو کہو وہ جنتی ہیں یا تو اس لئے کہ
ان دونوں کو زندہ کیا گیا اور وہ آپ
ﷺ پر ایمان لائے جیسا کہ حافظ
سبکی، قزطبی، اور ناصر الدین بن المنیر

كلان الحديث ضعيفا كما
 جزم به لولهم ووافقه جماعة
 من الحفاظ لانه في منقبة
 وهي يعمل فيها بالحديث
 الضعيف واما لهما ما نقل في
 الفقرة قبل البعثة ولا تعذيب
 قبلها كما جزم به الابن
 واما لهما كذا على الحنفية
 والنوحين لم يتقدم
 لهما شرك كما قطع به الامام
 السيوسي والتلمساني
 المتأخر محشي الشفاء فهذا
 ما وقفنا عليه من نصوص
 علمائنا ولم نر لغيرهم
 ما يخالفه الا ما يشم من ابن
 دحية وقد تكفل برده
 القزطبي

(مصابيح السيرة المحمدية)

نے اس پر جزم کیا اگرچہ حدیث ضعیف
 ہے جیسا کہ ابن سے پہلے حفاظ حدیث کی
 ایک جماعت نے اس پر جزم کا اظہار کیا
 کیونکہ در بحث سوانح فضائل کا ہے۔
 اور ایسے حکم پر حدیث ضعیف پر عمل
 کیا جاتا ہے یا اس لئے کہ وہ دونوں
 بحث سے پہلے لفظ عزت میں تھے اور
 بحث سے پہلے طراب کا سوال ہی نہیں
 اس پر امام ابن نے جزم کیا یا اس لئے کہ
 وہ دونوں دین حنیفی اور توحید پر تھے۔
 اور ابن سے شرک پر گز عزت نہیں
 جیسا کہ شیخ سنوی اور عمسی نقل کیا
 ہے اس پر فقہین کا اظہار کیا ہے امام سے علمائے
 کی تصریحات ہیں جو امام سے ملتا ہے
 انہیں اور ہم نے اس کے خلاف کسی کو
 نہیں پایا مگر جس نے ابن دحیہ سے یہ
 نقل کیا لیکن اس کا امام قزطبی نے خوب اور
 کافی رد کر دیا ہے۔

یہ کمالی کے ہاتھوں سے رد کیا گیا ہے جیسے دساک کا زہر بھی ایک ایک
 شعلہ کیا جا رہا ہے۔ لفظ قتلی ہم سب کے لئے ایسی دفع جاتے اور آخرت میں اور یہ
 بہت جاتے معصوم حرم اور سوانح کو لفظ قتلی پر لاء غیر مطابقت

علامہ دہلوی

محمد علی قزوینی

جامع مسجد رحمانیہ شہیدان

محمد علی قزوینی

۲ جولائی ۱۳۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى
 اس اہم اور قیمتی مقام میں حضور ﷺ کے دھرمی شریفین کے اسلام،
 دلائل فراہم کر کے امت سے عقلی گوشوں سے پردہ اٹھایا ہے۔ اس کا نام 'المقامۃ
 السنمۃ فی النسبۃ المصطفویۃ' ہے۔

لقد جاءكم رسول من
 انفسكم عزيز عليه ما عنتم
 حريص عليكم بالمؤمنين
 رؤوف رحيم (التوبة: ۳۸)
 ہے شک قسم ہے اس تشریف لائے تم
 میں سے وہ رسول ہیں پر تمہارا مشقت
 میں پڑھا کریں ہے 'قسم داری بھائی کے
 نصرت پہنچے والے مسلمانوں پر مکمل
 مہربان۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شرف ہی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی قدردانی نصرت پھر 'آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل نصرت روشن' مخلوق
 میں نئی اور دھرم کے حوالے سے سب سے افضل 'سب نسب میں سب سے پاکیزہ
 ہیں۔

خلق الله لاجله الكونين
 اللہ تعالیٰ نے ان کی خاطر دو جہانوں کو
 پیدا فرمایا۔

حرم مل ایلیں کی آنکھوں کی ٹھنڈک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات قدس
 ہے 'اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت انبیاء کا نبی 'ایلا' ایسی
 حضرت آدم کا وجود جاری نہ ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم
 مبارک عرض ہے اس اظہار کے لئے لکھا کہ معلوم ہو جائے کہ اس کے ہیں آپ صلی
 اللہ علیہ وسلم کا کیا مرتبہ اور فضیلت ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے آپ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ خلافت ان کی توبہ قبول ہوئی اور انہیں نکال دیا کہ اگر یہ نہ

ہوتے تو اللہ تعالیٰ جنہیں پیدا کرنا چاہتا ہے بوجہ کرم و فیض کیا ہو سکتی ہے؟

بنی شخص بالتقدیم قطعاً و آدم بعد فی طین نوماہ
(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت پہلے ہی کا درجہ دیا گیا تھا مگر ابھی آدم
علیہ السلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان تھے)

کریم بالحیا من راحئہ وجود و فی المحیا بالحیا
(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتھیلیوں کی برکت اور چوہ لہڑیوں کی برکت سے
بارش کا نزول ہوا کرتا تھا)

جنت کا مالک

سُئِلَ لِمَ فُزْتُ وَ دُكِرَ لِي لَمْ يَكُنْ لِي سِوَاكَ صَاحِبٌ لِي
ہے۔

لَنْ يَكُنَّ لَكَ الْجَنَّةُ وَ لَنْ يَكُنَّ لَكَ
و سلم کو جنت کا مالک بنایا ہے اس میں
(مرفقاہ المغالبع ۳۰۳ = ۳۰۳) سے بھی جس کو چاہیں عطا فرما دیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس سے بھی بڑھ کر احسان ہے، تعظیم شہنشاہ کے
لئے نسب کی خصوصی طہارت عطا فرمائی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کمال یہاں
بنانے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئینہ کو ہر قسم کی نیلی سے پاک رکھا
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر اصل کو اپنے دور میں سب سے بہتر بنایا جیسا کہ
بخاری کی روایت میں ذکر ہے اور اس میں بیان کیا کہ جنہوں پر عطا فرمائی ہے۔

بعثت من خیر قرون بنی
آدم قرناً فخرنا حسی کنت من
القرن الذی کنت فیہ
خاتمہ ان میں ہوا جس میں آپ ہیں۔

بخاری باب صفۃ النبی

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ بھی فرمایا ہے۔

فَا خَيْرَ كَمِ نَفْسِكُمْ نَسْبًا میں تم میں نسب مسرور اور صلب کے
 وصہرا و حسیبا (۱۵۸: ۱۵۹) اعتبار سے نہیں داخل ہوں۔
 یہ بھی لڑا اٹھ قتل لکھے پاک پشتوں سے پاک رتوں کی طرف تھل کرنا دیا۔
 قلم مڑی اور مذہب تھے۔ جب بھی ان کو دیکھوں میں تقسیم کیا گیا لکھے ان میں
 سے بہتر میں رکھا گیا۔

فَا خَيْرَ كَمِ نَفْسًا وَ خَيْرَ كَمِ میں تم سے اپنی ذات کے حوالے سے
 لیا (اَدَا تِلْ لِبَنَاتِ ۱۶۰) بھی افضل ہوں اور دھریں کے حوالے
 سے بھی افضل ہوں۔

صاحبِ ہدے نے کیا خوب کہا اٹھ قتل انہیں روز قیامت انعام عطا فرمائے۔
 وَ لِلْمَوْجُودِ مِنْكَ كَرِيمٍ من کریم آہاۃ کرماۃ
 نَسَبٌ نَحَسِبُ الْعَلَى بِحِلَاۃ قَدْ نَهَا نَجْوَمَهَا الْجُوزَاءِ
 حَبِلًا عَقْدَ سُوْدُوْفِ خَارِ فَتَ فِيْہِ الْیَسِیْمَةُ الْعَصْمَاءِ
 (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمد و ثناء صاحبِ شرف ہے اور آپ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے تہہ بھی صاحبِ کرم و شرف ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب
 اعلیٰ اور غرہ صورت ہے جیسا کہ آملی کے وسط میں ستارہ ہے اس قدر بلندی مبارک
 ہو لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان قلم میں بے مثل ہیں۔ (ضمیمہ، صفحہ ۱۶۱)
 اس طریق سے قلم کرتے ہوئے عطا العسمریہ افضل بن جبر کہتے ہیں۔

نَبِیُّ الْہِدٰی الْمَخْتَارِ مِنْ اٰلِ بَاشِ
 فَعِنْ فَخْرٍ هُمْ فَلِیَقْصُرَ الْمَنْطَلُو
 تَنْقُلُ فِیْ اَصْلَابِ قَوْمٍ نَشْرَفُو
 بِہِ مِثْلِ مَا لِبَدْرِ نَلْکَ الْمَنْارِ
 (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہدی ہیں اور ان ہاشم سے منتخب نہ غری ہیں)
 سے بہت بلند ہیں، جن ہستیوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھل جاتے رہے۔

ان کی مثل توہم نے بھی محفل میں پائیں)

قریش کی تخلیق

یہ بھی محفل ہے کہ قریش حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے ۱۱ ہزار سال پہلے
 اللہ تعالیٰ کی ہدایت میں صورت لے کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کے
 حق کی تسبیح و تحمید کے لئے نور علیہ السلام میں رکھا گیا اور وہ سب سے قیمتی جوہر تھا
 لہذا مجھے اللہ تعالیٰ پاک پشتوں سے پاک رگوں کی طرف متقل کرنا ہے اس کی تائید
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ سے
 سے بھی ہوتی ہے۔

من قبلها طبت في الظلال وفي مستودع حيث يخصف الورق
 ثم هبطت البلاد لا بشر انت ولا مضقة ولا علق
 بل نطفة تركب السفين وقد الجسم نسرا ولعله العرق
 تنقل من صلب ابي رحم لنا مضي عالم بدلا طبق
 حتى احتوى بينك كلمه من عندها عليها تحتها النطق
 ولت لما ولدت لشرق الارض وضعت بنورك الافق
 فنحن في تلك الضياء وفي النور وسبل الرشاد نخترق

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی موجود تھے جب حضرت آدم نے اپنے جسم پر
 پتے لگائے پھر آپ انہیں قریش کہنے اس وقت نہ کوئی بشر تھا اور نہ کوئی راہدار میں آپ
 کوئی نوحہ میں سوار ہوئے اور ان کے خلاف لوگ فرقہ ہو گئے آپ پاک پشتوں سے پاک
 اور عام کی طرف متقل ہوئے جسے آپ اپنے مبارک گھر میں تحریف فرمایا ہے اور آپ
 کاتب سب سے اعلیٰ ہے جب آپ کی ولادت ہوئی تو تمام زمین و آسمان روئے ہو گئے اور ہم
 اس فیضانِ حق میں راستہ و حلقہ پار ہو گئے)

(ابوہامد)

جو دو کلمات رسولانِ کرام کو ملے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے وسیلہ سے تھے۔ آپ پرہیزگاری میں سونے اور عقیقہ سونے میں جو لوگوں کی تڑکیوں میں رہتی کرتے ہیں، تمام راسخ حضور سے حاصل کرنے والے ہیں جیسے سونے سے چاندی یا جہلم سے قلعہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایسے ہیں جیسے علم کے حلقہ میں ایک نقطہ ہو۔ (قصیدہ برہ)

ہزار ہا عجرات

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں ہزار ہا عجرات کا تصور ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے خصائص ملے ہوئے ہیں کہ کسی بھی نبی کو نہیں ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص و عجرات میں سے کچھ دیکھیں کہ انہوں نے ان کا بیان کیا ہے۔ چنانچہ اس سے اعلیٰ علم اور محنتیں حضرتیں و معجزیں نے اس پر محنت کرتے ہوئے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے غوثی کا اعلان کیا کہ انہوں نے اسے پھیلایا نہیں بلکہ لوگوں کے درمیان اسے آگاہ کیا اور پھیلایا۔ اسے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عجرات، خصائص اور مناقب و فضائل میں شمار کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا اس مقام پر حد کا ضعف نہیں دیکھا جاتا بلکہ فضائل و مناقب میں ضعیف روایت مستمر ہوتی ہے۔ اگرچہ ہم نہیں نے ہر باب مناقب میں اس سے بھی زیادہ ضعیف روایات ذکر کی ہیں بلکہ اس کے وجہ کو نہیں جانیں ان کے ذکر میں بھی تسلسل سے ہم لاورد ان کی حلف قبولیت کریں۔

لام قرطبی کی رائے

لام قرطبی کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب و خصائص و فضائل ایک تسلسل کے ساتھ جڑتے رہے تو یہ (انبیاء و ائمہ) بھی اللہ تعالیٰ کے ان فضائل اور فضل میں سے ہے اور وہ ان کا زائد ہونا شرعاً اور عقلاً جہل نہیں۔

اسی طرح ان سیدناں کہتے ہیں بعض اہل علم نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقت سہار کو اور درجہ علیہ 'نور علیہ' کے قبض ہونے اور رفیع اہلی سے طاقت سے پہلے پہنچے رہے۔ ممکن ہے یہ شان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے حاصل نہ ہو اور پھر عطا کر دی گئی تو دہریہ کا زہر ہو کر ایمان لانا دیگر حقائق احادیث کے بعد ہو۔ (ایمان لانا 'اسناد')

خلف خمس ہریہ بن ناصر ہریہ و حنفی نے غیب کا

حبائلہ انہی مزید فضل علی فضل و کان بہ رؤوفا
فاحیا امہ و کذا لہ لایمان بہ فضلا لطیفا
فسلم فالقلیم بذلقدیر وان کان الحدیث بہ ضعیفا
(اللہ تعالیٰ نے اپنی نبیؐ پر خصوصی فرمایا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر
نور ہی میں ہے اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہریہ کو زہر فرمایا وہ
(آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر
کس قدر لطف ہے اے دو عالم کہ اللہ تعالیٰ اس پر کھود ہے اگرچہ اس سلسلہ میں
وارد حدیث ضعیف ہے)

ایک اہم ضابطہ

بعض اہل علم نے اسے اس طرح 'قوی' بنا دیا 'مضبوط اور قائم کرنے کے لئے کہا کہ
یہ ایک امت کے عقائد و مسلک ظہور کے مطابق ہے کہ کسی نبیؐ کو جو بھی خصوصیت و
مہر عطا کیا گیا ہے اس کی مثل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضور حاصل
ہوئی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قہر سے مہر کو زہر کرنے کا مہر نصیب
ہوا تو آپ اس کی نظیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی ہو گی اور وہ یہی
مشہور و متفق واقعہ ہے اگرچہ دیگر واقعات بھی اس طرح کے واقع ہوئے۔ حقا
گوشت کا پونا بھور کے لئے کافران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں مدعا لیکن

والہیں کا زائد ہونا اس کے زیادہ مسائل و مشابہ ہے اور مسئلہ مضابط یہ ہے کہ حدیث ضعیف کھار، مقررہ کے مطابق ہونے کی وجہ سے قوی ہو جاتی ہے۔

محققین علماء کی رائے

محققین علماء نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے حوالے سے اس (امیہ والدین) سے بھی زیادہ قوی اور ارجح راستہ اختیار کیا ہے۔ کہ وہ ابن اہل فخرت میں سے ہیں جنہیں دین کی دعوت پہنچی ہی نہیں۔ کیونکہ یہ ہرگز حجت نہیں کہ ابن تک دعوت پہنچی اور انہوں نے اس کا انکار کیا۔ حالانکہ ہرچہ فطرت دین پر ہی پیدا ہوتا ہے اور ساتھ یہ بھی ذہن میں رہے کہ وہ وہوں لہذا ہر لفظ میں رحمت فرما گئے۔ انہوں نے یسعیاہ نہیں دیکھا انہوں نے اتنی عمر نہیں پائی کہ وہ علماء کی تعلیمات سے باخبر ہوتے یا وہ سفر کے ذریعہ اہل علم کی مجلس اور صحبتوں میں مشغول نہ رہتے۔

اہل فخرت کا حکم

اہل فخرت کے بارے میں صحیح اور منسلک احادیث ہیں کہ روز قیامت ہادی حق کی بارگاہ میں ان کے امتحان تک ان کا مسئلہ موقوف رہے گا جس کے نصیب میں سعادت نصیب ہو گی وہ طاعت کر کے جنت میں جائے گا اور جو شقی ہو گا وہ جہنمی کر کے دوزخ میں چلا جائے گا اسی سے یہ کھار ملنے آیا کہ جن لوگوں کو دعوت نہیں پہنچی ان کا حکم یہ ہے کہ انہیں طہاب نہیں ہو گا اب جس کا ذہب بھی نام شافی اور نام اشعری کے مطابق ہے وہ ان کی نہایت کا قائل ہے۔

دولیات کا جواب

مختلف دولیات جو مسلم دنیا میں ہیں ان کے جواب میں محققین نے فرمایا یہ ان دلائل کی بنا پر مسترد ہیں جن پر شکر منعم کا کھار ملتی ہے اور اس پر انہوں نے قرآن مجید

سے یہ آیات بطور استدلال ذکر کی ہیں۔

ارشادِ حق تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا (۱۵/۱۶)

ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں۔

ہر ایک مقام پر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ دعوت پہنچنے سے پہلے کسی کو عذاب و عذاب نہ ہو گا ارشاد ہوتا ہے۔

وَلَوْ لَا اٰیٰتُكُم مِّنْ قَبْلِهِ لَقَالُوْا رَبِّنَا لَوْلَا ارْسَلَتْ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعْ اٰیٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّزَلَ وَنُخْرِجَ (۱۶/۱۷)

اور اگر ہم انہیں کسی عذاب سے ہدایت نہ دیتے تو کہتے کہ ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول نہیں نہ بھیجا کہ ہم تجری آیتوں پر چلتے چل سکیں کہ تو نے ہمیں ہدایت نہ دی۔

سورۃ القصص میں فرمایا

وَلَوْلَا اَنْ نَّصِیْبَهُمْ مَّصِیْبَةً بِمَا قَدِمْتَ اٰیٰتِهِمْ فَيَقُولُوْا رَبِّنَا لَوْلَا ارْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعْ اٰیٰتِكَ وَنَكُوْنُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (۱۷/۱۸)

اور اگر نہ ہوتا کہ کبھی پہنچتی انہیں کوئی مصیبت اس کے سبب نہ ہوئی کہ انہوں نے ان کے بھیجا تو کہتے 'اے ہمارے رب تو نے ہمیں نہ بھیجا تواری طرف کوئی رسول کہ ہم تجری آیتوں کی پیروی کرتے

اور ایمان لاتے۔

یہ اسی سورت میں دوسرے مقام پر ارشاد ہوا جس سے اہل علم نے استدلال کیا۔

وما کان ربک مہلک القریٰ اور تمہارا رب تمہاں کو ہلاک نہیں
 حتیٰ یبعث فیہا رسولا کہ کتاب تک ان کے اصل مرجع میں
 یسلوا علیہم اینا وماکنا رسول نہ بھیجے گا ان پر ہماری آغوش
 مہلکی القریٰ الا ولہا چمے اور ہم تمہاں کو ہلاک نہیں کرتے
 ظلمون (القصر ۵۸) مگر جب کہ ان کے سامنے حکم ہمارا

ہوگا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمایا کہ پہلے مکلف نہیں اور پھر نقل نے ہی بہت اس
 نسبت سے استنباط کی۔

ذلک ان لم یکن ربک مہلک یہ اس لئے کہ تمہارا رب تمہاں کو ظلم
 القریٰ بظلم و اهلہا غفلون سے چھ نہیں کرتا کہ ان کے لوگ بے
 غفلت ہوں۔ (النجم ۳۱)

اسی سورت میں سب سے پہلے قول والے نے فرمایا

ان نقولوا انما انزل الکتب بھی کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے وہ
 علی طائفتین من قبلنا وان گروہوں پر اتاری تھی اور ہمیں ان کے
 کنا عن دراستہم لغفلین چمے چماتے کی جگہ غفلت تھی۔
 (الانعام ۱۰۶)

۱۔ سورہ شعراء میں نقل میں کہ تحریر کرتے ہوئے فرمایا۔

وما اهلکنا من قرية الا لہا اور ہم نے کوئی ایسی ہلاک نہ کی مگر جسے
 منفرون ذکرى وماکنا یاد دہانے والے ہوں صحبت کے لئے
 ظلمین (الشعراء ۲۰۵-۲۰۶) اور ہم ظلم نہیں کرتے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے کفار کے ظلم کو ظلم کر دیا کہ وہ دوزخ میں کوئی مددگار نہیں پائیں گے
 کے بارے میں فرمایا۔

وہم یصطر خون فیہا رینا وہ اس میں چلتے ہوں گے 'اے ہمارے
 انحر جنا نعمل مسلحا غیر رہ نہیں لکل کہ ہم اچھا کم کریں
 الذی کنا نعمل لولم نعمل کم اس کے خلاف جو پہلے کرتے تھے اور کیا
 ما ینذکر فیہ من تذکر و جہا ہم نے قصیں وہ صرف وہی تھی جس میں
 کم التذکر (الغافر: ۳۷) کچھ لیتا تھے کھتا ہوا اور دار چلتے والا

قصرے پاس تشریف لیا تھا۔

فرض مذکورہ کچھ ہمارے فقہ و اصول میں قطعی اور مسلمہ ہے اور یہ اس کا
 علاج نہیں کہ اس پر کوئی نقل و نقل کی جائے۔

اس کی نظیر مشرکین کے بچوں کا خطاب میں ہونے والی روایات کا منسوخ ہونا ہے
 اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ملاحظہ ہو۔

ولا تزر وازرة الذر انحرى اور کوئی بوجہ اٹھانے والی جان نہ دوسرے کا
 (الاسراء: ۷۵) بوجہ نہ اٹھانے کی۔

اس استدلال پر وہ حدیث بھی دل ہے جسے امام حاکم نے صحیح قرار دیا کہ حضرت
 عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے والدین کے بارے میں عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ما سألنہا ربی فی عطفینی میں نے اپنے رب سے جو کچھ ان کے
 فیہما وانی لقاہم یومئذ المقام بارے میں پوچھا اس نے مجھے عطا فرمایا تو
 المحمود (المستدرک: ۳۷۷) میں تمام محمود، کثرت ہو گئی۔

جو واضح کر رہا ہے کہ اس مقام پر انہیں شہادت نصیب ہو گی اور یہ ایمان کے
 موقع پر شہادت کی صورت میں ہی ہو گی 'اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 روایت کو حمل کیا جائے گا جسے تمام راوی نے قیام میں ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا۔

فَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفَعْتَ روز قیامت میں اپنے والد 'دعا' کا اور
 لَابِسَ وَلَمْسَ وَعَمَسَ وَاخْلَسَ كَانِ جاہلیت کے بھائی کی شفاعت کروں گا
 فِي الْجَهَنَّمِ (بخاری، المغنی، ۱۷)

اس سے مراد رضائی بھائی حضرت علیہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ اس
 ہیں۔ امام حب طبری نے چکا کے حوالے سے مذکور قرآن کی یہ تکرار کی ہے کہ ان کے
 عذاب میں تخفیف کی شفاعت ہے۔ میرا کہ مسلم میں ہے۔ (بیضیہ)

ہاں یہ تکرار ان کے حق میں ضروری ہے کیونکہ انہوں نے بحث کا دور پلایا لیکن
 وہ اسلام نہ لائے۔

امام غزالی رازی کا خوبصورت مسلک

امام غزالی رازی نے ایک اور مسلک اختیار کیا ہے جو نہایت ہی خوبصورت اور
 تعلیم و حکم، مشکل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین مشرک
 تھے۔ بلکہ وہ اہل قوم اور دین ایرانی تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے تمام اہل و عورت قوم تک قوم پر ہی رہے۔ انہوں نے اس پر قرآن سے
 استدلال کیا جو تمام عہدوں کی آنکھوں کی لٹک ہے۔

الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ جو تجھے دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے
 وَتَقْلِبُكَ فِي السُّجُودِ اور تمہارا سجدہ کرنے والوں میں
 (الشعر، ۱۷۸) نظر ہو۔

”میرے مقام پر نہایا
 لَمَّا الْمَشْرُكُونَ نَجَسَ
 (النسب، ۲۸)

مشرک نہ پاک ہیں۔

یہ کلمہ کا حکم ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک فرما ہے۔
 لم یزل افضل من اصابہ میں پاک پشتوں سے پاک دھنوں میں
 افضل من اصابہ غفل ہو آداباً اور۔

(لائل النبوة لابن نعیم ۲۷۷)

سید علی کی تحقیق

میں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل لو کے بارے میں مطالعہ کیا
 میں نے انہیں حضرت آدم سے لیکر موتہ بن کعب بن لوی تک تمام کو صاحب تقویٰ
 اور اعلیٰ اہل بیت۔ ہاں ان میں آدم کو مستثنیٰ کیا جائے گا بشرطیکہ وہ حضرت ابراہیم علیہ
 السلام کے والد ہوں اگر وہ آپ کے چچا ہیں جیسا کہ امام رازی اور اسلاف کی پوری
 جماعت کا موقف ہے تو حکم تمام کو شامل ہو گا۔

آحاد کی شہادت

اور اس پر صحیح آحاد شہد ہیں کہ حضرت آدم اور حضرت نوح علیہ السلام کے
 درمیان کوئی کافر نہیں، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کا یہ سنی ہے۔
 کل الناس لعمۃ واحدة ہرگ امت واحدہ ہی تھے۔
 (البقرہ: ۲۱۳)

ان میں حضرت نوح علیہ السلام کی دعا میں لفظ میں ہے۔

رب اغفر لی ولوالدی وللمن ابی یرحمہ رب مجھے غفلت دے اور
 دخل بیسی مؤمننا (نوح ۲۷) میرے مائے باپ کو اور اسے جو ایمان کے
 ساتھ میرے گھر میں ہے۔

حضرت سام بن نوح کے بارے میں ہے کہ وہ نبی تھے آگے ان کے بیٹے
 لوف خشد مدین تھے، انہوں نے اپنے بہ حضرت نوح علیہ السلام کو پلایا اور انہوں
 نے ان کے لئے دعا بھی کی اور یہ بھی سچی تھی۔

عروں میں کوئی مشرک نہ تھا

حکایت این سعد میں ہے کہ پہل میں محمدؐ نے لوگ اسلام پر ہی تھے۔ یہاں تک کہ یہودی بن کوئی بن کھان وہاں کا بادشاہ تھا اس نے انہیں بت پرستی کی دعوت دی۔
(الحجرات ۲۴)

دعا محمدؐ عروں کا تھا، انہوں نے انہوں کی اصلاح مجھ سے چھوٹ ہے کہ محمدؐ اور انہوں سے ملے کہ محمدؐ بنی ہاشمؑ کوئی مشرک نہ تھا یہ پتا چلتا ہے جس نے بت پرستی شہوت کی اور دین اور انہوں میں تبدیلی کی اس سبب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوزخ میں اپنی آستیں کھینچے ہوئے دیکھا۔

اس بات کی متعدد جگہوں نے تصریح کی ہے اور مختلف محدثین نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے صیب نے تاریخ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا۔

کان عثمان ومعد وریبعة
ومضر وحزیمۃ ولسد علی
ملۃ لبرایم فلا تذکروہم
کیا کرو۔

الانخیر

لرؤض الانف میں ہے

لانتسبوا الیلس فانیہ کان مؤمناً
الیاس کو برا نہ کہو کیونکہ اہل ایمان ہیں۔

(لرؤض ۸)

وہاں انہوں نے اہل ہاشمؑ میں ہے حضرت کعب بن زہری نے اپنی اولاد کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم، اہل انصاریہ کی وصیت کی اور ساتھ کلمہ بالیقینی شاہد نحوہ دعوتہ

لنا قریبش نبغی الحق خذلانا

پہل میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دین کی دعوت دیتے اور قبیلہ اسے ناکارے کی کوشش کرتے تھے (انہوں نے انہوں کو ۹۰۱)

چار کا معاملہ

یہاں کتاب 'نصی' مہر مکتبہ اور ہائم کا معاملہ میں کے بارے میں بتا رہا ہے کہ اس سے
 آگے نہ ہو سکا۔ باقی عبدالعطلیب تو ان میں انکشاف ہے، مگر یہی ہے کہ وہ ان اہل
 فطرت میں سے ہیں جنہیں دعوت نہیں پہنچی، لہذا اصحاب اہل میں ان کا یہ قول اس کی
 تائید کر رہا ہے۔

لاہم ان المرء یمنع راحلہ فامنع حلالک
 ونصر علی آل الصلیب وعابدیہ لیوم الک
 (اے اللہ! آری اپنے مرکز کی حفاظت کر آ ہے تو بھی اپنے گھر کی حفاظت کر آ، ان
 کی صلیب اور اسلحہ جیسے گھر، غالب نہیں آ سکتے) (۱۳۸-۱۳۹)
 حضرت بھلو اور خلیان بن عبیدہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی لولاہ کے
 اسلام پر ہونے پر اس آیت مبارکہ سے استدلال کیا ہے۔

واختل لبرہیم رب اجعل
 ہذا لیلہ آمنًا واجنبی ونی لن
 بعد الاہتمام (برہیم ۱۳۵) میرے بچوں کو بہت پرستی ہے۔
 میں مقرر نے تعمیر میں عالم کیر لین خرچ سے صحت کے ساتھ اس قرآن باری تعالیٰ
 رب اجعلنی مقیم الصلوۃ اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا
 ومن ذریئہ (برہیم ۱۳۶) عطا دے اور میری لولاہ کو بھی۔
 کے تحت نقل کیا ہے۔

فلن یزال من ذریۃ لبرہیم ناس
 علی الفترۃ یعبدون اللہ
 حضرت ابراہیم کی لولاہ میں عیشہ بکہ لوگ
 فطرت پر رہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت
 کرتے تھے۔

حضرت ابن عباسؓ بھلو اور خلیان سے لفظ تعالیٰ کے اس ارشاد کو بھی

وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ اور اسے اپنی نسل میں بقی کلام رکھا تاکہ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (الزخرف: ۲۸) وہ پڑا آئندہ۔
کی تحریروں متخل کی ہے۔

الْإِخْلَاصُ وَالنَّوْحُيدُ لَا يَزِلُّ انعام اور نوحید مراد ہے بیش حضرت
فِي ذُرِّيَّتِهِ مَنْ يُوْحَدِلِلَّهِ وَيُعْبَدُ ابراہیم کی اولاد میں ایسے لوگ رہے جو
(جامع البيان: ۴۷۳) اللہ کو واحد ماننے اور اس کی عبادت کیا
کرتے

مصدق ابن اسرارین دمشق نے کیا خوب کہا ہے۔
نَسَقِلْ أَحْمَدَ نَوْرًا عَظِيمًا تَلَاوُلًا فِي جِهَةِ السَّاجِدِينَ
نَقَلَبَ فِيهِمْ قَرْنًا فَفَقَرْنَا هَلِي لَنْ جِهَةِ خَيْرِ الْمَرْسَلِينَ
(اور ابو علی اللہ علیہ و آلہ وسلم مجدد کرنے والوں کی پیشکشوں میں متخل ہو آیا
اور ہر مقرر سے ہر مقرر میں ہو آیا اور اچھے المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صورت
میں تصور پذیر ہوا)

یہ متخل اول کا غلام ہے، یہ چمکتے ہوئے بدو و قرین نہ کہ متاخر ہے، ان سے
سینوں کو شرف نصیب ہوا ہے مسئلہ سوچ کی طرح چمک اٹھا ہے، جو بھی اس مسئلہ
میں فکر و فکر کرے گا اس کے تمام گوشوں کا مطالعہ کرے گا اس پر عقلی مسئلہ آشکار
ہو جائے گا اور جس کے پاس اس کا موقف قوی ہے اور اس کے پاس وہ سراسر موقف قوی
ہے تو وہ اسے اپنے "خارا" میں، جو نہیں "پاس" وہ قوی مینا ہو کہ دلائل کی بنیاد پر پنا
ہو تو مینا قوی ہو قول بھی اختیار کرے اور جس ترجیح کو اپنے درست ہے اور اپنے
قول پر دلائل ذکر بھی کر سکا ہے لیکن جس کا مسئلہ بھی کہہ ہو اور پھر "فصل کمالی
اور کمالی میں نہیں دلائل کے "توا للہ ولا حول ولا قوة الا بذی الطول"
اگرچہ وہ یہ لکھ دیکھتا ہو کہ میں نے اپنی تحقیق میں ترجیح دی ہے اور میرا مسئلہ اصل

کے سوا کچھ نہیں۔

مجھے کسی نے ایک اہل حدیث کے بارے میں بتایا جس نے ساری عمر جلد بازی میں گزار دی ہے کہ حق کے پاس میرے دلائل کا خاکہ ہوا تو وہ بیچ دے اور غربت کرتے ہوئے مد بھیج دیا اور حق کے منہ سے پانی بہنا شروع ہو گیا زبان نکل آئی۔ چہرہ رات کی طرح سیاہ ہو گیا قریب تھا کہ وہ ستاروں کی طرف اڑتا وحشیوں کی طرح دودا۔ پھر اس کے منہ میں جو کچھ آیا اس نے کمانچہ قتل کلام و سمجھو اس نے کی؟ ہم اس سے لفظ عقل کی بات میں آتے ہیں۔ اس نے یہ بھی بتا کر کیا کہ دلیلیں کے بارے میں قرآن عظیم میں نازل ہوا ہے۔

وَلَا تَسْأَلْ عَنِ الصَّحَابِ قَمِ سَعِ اصْحَابِ دَنْغِ كَيْ بَارِئِ مِّنَ الْجَحِيمِ (البقرہ: ۱۷۷)
نہیں پوچھا جائے کچھ

میں نے باطل سے کما تم نے اس کے شیخ کے کلام سے اس کا منہ بند کرنا تھا جو غلطی ہی مضبوط اور مستحکم محدث (یعنی جبر) ہیں اور اس کی جلدی ہوئی آگ کو وہیں ہی جھڑا کر دیتا تھا۔

اگر وہ ہے واقعی کے بغیر وہی نقل کرنا جو مستحق ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں تھا۔ قصور تو ان لوگوں کا ہوتا ہے جو لوگوں، علم کرتے ہیں یا تو بدلتی ہے، اڑانے کی جا، یا حد طوق کی طرف جھلڑ کر دے ہوئے یا اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے اور ٹکڑ کر دے ہوئے یا وہ سرے کو حیرت و دہشت جانتے ہوئے یا کچھ جیسے آدمی، مگر خود ہونے لیا کوئی کہے۔

کیا یہ قولہ مسلم نہیں؟

کیا اس کے نزدیک وہ بھی شرع میں پکا نہیں جس پر یہ مسئلہ جی ہے۔ کیا قصور اس واقعہ مضبوط نہیں ہوا ہے مستحکم بنا رہا ہے کیا وہ نہیں جانتا کہ باطل مستحکم کف

میں ہوتا کیا بحث سے پہلے فعل کے بارے میں نہیں جانتا کہ اس پر تشدد ہے یا تخفیف کیا وہ فی اصل "توہم استدلال اور حدیث نقل کے ترجیح سے اٹھا نہیں،

لا تحسب المجد نمرقت آكله

لن تبلغ المجد حتى تلعق الصبرا

مکملہ کھانے سے انسان بزرگ نہیں ہو سکتا تک حاتم میر حاصل نہ ہو انسان بزرگی نہیں پاسکتا

کیا پہلا معلل بھول گیا ہے ؟

کیا اس "پہلا معلل بھول گیا جب میں نے لکھا تھا کہ انبیاء کی زیارت بیداری میں ممکن ہے اور اس پر آئمہ اور حفاظ کی تصریح ہے تو اس پر وہ پھر اٹھا اور مجھے برا بھلا کہتے ہوئے کہنے لگا یہ تو محال ہے۔ کثرت نکل و نفل سے خوش ہونے لگا

جب اس پر تشدد ہو گیا اور اسے اطلاع ملی کہ تمہارے تو بخیر لازم آ رہی ہے

تو اس نے اپنے الفاظ بدلتے ہوئے کہا میں نے تو دعویٰ فعل کا انکار کیا تو اس کا قول محال پہلے سے بھی بدتر ضرور کیونکہ محکمت میں ہادی قبلی کی قدرت کے بارے میں کسی کو شکلف ہے ہی نہیں تو بد جائز اور محال میں فرق نہیں کر سکتا اس کے لئے خاموشی ہی بہتر و مناسب ہوتی ہے۔ میں نے اسی واقعہ کے حلق کا قصہ

رؤية الانبياء بعد الممات لا يخلوها في حيز الامم

قل لمن قل له مستحيل ترك الغرض كذلك في الغزوات

لت لا تعرف المحل والاسكن لاملها لغير لو بالفت

فاحترز لن نزل زلة كفر ونوق مواقع الزلات

(حضرات انبیاء عظیم السلام کی زیارت اصل کے بعد محکمت میں سے ہے۔ یہ کہتا

ہے محال ہے اسے کہیں تو میں گواہوں میں غلط نہ ہو۔ کیونکہ تجھے محال و ممکن کا

علم نہیں اور نہ تو جانتا ہے کہ باخیر محال کون ہے اور کون ہدایت ہے یا کسی کفر

میں نہ کر جاتا اور کھٹے والے محکمت سے بچ کر رہا

میرا قصور صرف یہ ہے

اس نے مجھے ہر اپنے تئوں کا شکوک بظاہر مجھے برا بھلا کہا اس کی وجہ صرف یہ کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دھڑی کی بھلت والے قول کو ترجیح دی ہے اور میرے سامنے اسلاف صالح کا اسوہ ہے کیا مجھ سے پہلے یہ بات ایسے علماء نے نہیں کہی کہ اگر ان کا وہاں پھاڑوں سے کرایا جائے تو وہ پھر بھی بھاری فہمی کے ہیں اگر وہ عدم اطلاع کی بات کرے تو طرہ متحمل ہے و انہیں کا قول کہ تو کئی بات نہیں انہی بھول سکتا ہے۔

وما منی الا ان لا قلب
ولا القلب الا ان لا یقلب

(انہی کہنے کی وجہ اس کا نہیں ہے اور قلب کی وجہ اس کا بدلتا ہے)

یہ بعید کیوں؟

کیا بعید ہے جس کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ وہاں ہزاروں کو بھلت مٹا کر کہے کہ وہ اس کے وسیلہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دھڑی کی بھلت دے اور اگر یہ بعید ہے تو میرے نزدیک وہ قدرت کے بھلنے لڑی کا راستہ بہتر ہے اور اگر وہ اس پر قائم رہے گا تو وہ بخیل ہے جس نے وہ عظمت کو ترک کر دیا۔

شیخ السخاوی بالانجاء بدکرمہ عن والدی سید الانبیاء والامم

ان عزانی یبلغ البحر الخضم یالیت یستفی من وابل اللیم

(دھڑی نے بھلت دھڑی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر سے نکل کیا

اگر وہ محسوس کرے کہ وہ بحر عظیم ہے تو کھل اس دائمی برکت سے سیراب ہو جائے)

کیا میرے پاس دلیل نہیں؟

کیا خلاف یہ سمجھتا ہے کہ ترجیح، میرے پاس دلیل نہیں اس نے محض خود کو

فلس کی بناء پر بغیر دلیل ترجیح دی ہے، 'معدۃ الفلاس' میرے سامنے دلائل کا قلعہ
 سلطو قلعہ، 'دشمن' جامع دفع 'نکات' مفہوم، 'مستحکم' اور 'چکے' نہیں واپسی، 'ہارم و لازم'
 مثبت، 'کج' صریح، 'نہر' و 'شکل' ہیں اور دوسرے کی شکست کا سبب بن سکتے جیسا کہ کیا
 کید

اتمس الفولہ فی تحت غیر لوفنا ونحن علی قولہا لمراد
 یا کج ہے اس لئے برس رہا ہے کہ میں ^{میں} دوسرے قول پر سکوت کیا ہے اور وہ لوفنا
 کرتا ہے کہ میں بھی اسے لوفنا پر جاری کر دوں تو جہاں لوفنا ہے اس قول کی شکست
 سے کیا نسبت؟ کیا میں حالت غیب میں ہوں یا لوگوں رہا ہوں؟ کیا میں سے نہ ہوں جو
 ایسا قول سنتے ہیں اور اس پر عمل ہوا ہوتا ہے کیا مجھے حق نہیں کہ اپنے اور اس
 کے درمیان رابطہ حاصل جس میں دو طرفہ ہو اس کے اندر رحمت اور پابری عذاب ہو۔

سکوت پر دلائل

و علم نے اس خاموشی کی طرف رجعت کرتے ہوئے اسے حسن لوہ اور احسن طریقہ
 قرار دیا ہے۔

جو سماں میں لوگوں میں سے ہے جو آخرت کا سفر ہے اور اس کی مجلس میں خواتین و
 عوام اور کم فہم بلکہ سنے کے مسلمان ہونے والے لوگ بھی آتے ہیں کیا ہم ان تک
 یہ بات پہنچانے والے ہیں یا نہیں پھر ان کے فہم بھی کم اور اطلاع بھی بہتر نہیں تو ہمیں
 ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہئے، ہر مقام کے لئے متقل ہوئے اور ہر مقام کا بیان بھی کمال
 ضروری ہوتا ہے؟

لام یبقی نے شعب الاول میں بعض اسلاف سے نقل کید، ہرودی عقل اس
 کے علم سے بھولی ہے اس کا علم اسے نقل کر دے۔ (شعب الاول ص ۱۷۷)

اور جس نے کلام کیا اس کا طعن مہلک اور مذمت کثیر ہوئی پھر اس سے بھری کیا
 فرض مطلق ہے؟ کیا اس مسئلہ کا تعلق اصول دین سے ہے کہ اس سے خاموشی سے

میل کا غلط ہے یا کوئی ایسی عیبت ہے کہ خاموشی کی وجہ سے اس میں عقل و فہم آ جائے گا یا غلط مالی ہے جس میں عقل آ جائے گا یا مسئلہ نکاح ہے کہ اس میں حرام کو حلال بنایا جا رہا ہے یا قصاص کا مسئلہ کہ وہیں خاموشی سے حق چھن جائے گا یا اس سے کسی کی ہجرت لازم آ رہی ہے یا جگہ بدل تو ارب مطلوب ہے اور ہمت سے منتقلی پر خاموشی واجب و مستحب ہوتی ہے۔

نورک الامور فی نفسی نخش عواقبها فی اللہ احسن فی الدنیا و فی الدین
 (اللہ کی خاطر ہم امور کا ترک کر دیتے ہیں کہ انہما سے خوف ہو 'دنیا و دین میں احسن طریقہ ہے)

آیت سے استدلال

ما سکر کا آیت سے استدلال کہ

وَلَا تَسْأَلْ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِيمِ (البقرة ۸۱)
 اور تم سے دونوں دلوں کا سوال نہ ہو

ان کے بارے میں سوال نہ ہو۔

تو ہم اس سلسلے میں کہتے ہیں کہ علوم حدیث میں یہ عیبت ہے کہ سب نازل کا حکم حدیث مرفوعہ والا ہوتا ہے۔ اس لئے وہیں صحیح اور فضل حدیث ہی مقبول ہوگی نہ کہ ضعیف و مقطوع۔ مذکورہ سب نازل کے بارے میں دنیا میں کہیں بھی فضل اور صحیح حدیث نہیں۔ اور اس کے منکر کو بھی اعتراف ہے کیونکہ جب بات اس سے کی گئی تو اس نے انکار نہیں کیا اور اگر وہ حدیث ضعیف سے مذہب کا قول کر رہا ہے تو اس حدیث نہایت کہ بطریق اولیٰ مقبول ہونا چاہئے کیونکہ یہ اس سے افضل ہے۔ جب وہ اس مقطوع روایت سے دونوں عیبت کر رہا ہے تو اس فضل روایت سے جنت کیوں عیبت نہ ہوگی؟

یہی خطاب کس کو ہے؟

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ساتھ رکھا جائے کہ یہی خطاب کس کو ہے؟ اگر
نہایت کے آگے پیچھے غلط کر لو۔

یا بنی اسرائیل لا تروا نعمتی
التي اوتيت عليكم
ولو فوج بعدي لوف بعهدكم
ولياي فارهبون (البقرة ۴۷)

اے محبوب کی اولاد یاد کرو میرا احسان ہے
میں نے تم پر کیا اور میرا عہد پر را کہو
میں تمہارا عہد پر را کہوں گا اور خاص میر
ی اور رکھو۔

یا بنی اسرائیل لا تروا نعمتی
التي اوتيت عليكم
ولو فوج بعدي لوف بعهدكم
ولياي فارهبون (البقرة ۴۷)

اے اولاد محبوب یاد کرو میرا احسان ہے
میں نے تم پر کیا اور یہ کہ اس سلسلے
نہایت پر تمہیں پہنچائی دی۔

(البقرة ۴۷)

تمام کا تمام خطاب اہل کتاب کو ہے یہی وجہ ہے کہ جب یہ طویل بات ختم کرے
کا سر ملے آیا تو پھر بنی اسرائیل کا تذکرہ کیا تاکہ واضح ہو جائے کہ اللہ اور انہما میں وہی
مراد ہیں؟ اصحابِ تمیم سے مراد اہل کتاب کے وہ کفار ہیں جنہوں نے دین کی وجہ سے
قول نہ کی۔

ہمارے موقف کی تائید

ہمارے موقف کی اس سے بھی تائید ہوتی ہے کہ یہ سورۃ مانی ہے اس میں بنی
اسرائیل کی اولاد خصوصاً یہود اور تورات میں قریب و کی کرنے والوں سے خطاب
ہے اس پر یہ قول ظاہر ہے جسے امام لڑائی اور عید بنی عید نے حضرت اہلب (را قیہ
قرآن کے امام ہیں) سے نقل کیا۔

من أربعين آية من سورة البقرة التي أربعون آية
 البقرة التي أربعون آية من سورة البقرة التي أربعون آية
 بنی اسرائیل

اس پر آیت کے خلاف دعویٰ کی بھی روایات ہیں مثلاً عظیم جہل کو کہا جاتا ہے اس پر آیت نور آثار معلوم ہے۔

لام بن ابی حاتم نے حضرت ابو یوسف سے سنا ہے کہ وہ (اس سے نقل کیا ہے کہ اصحاب الحکم میں عظیم سے پہلی آگ مر رہی ہے۔

لام بن جریر نور بن حاتم نے ابن جریر سے نقل نقلی کے ارشاد گراں لہا سبعہ لیل و لیل جنم کے سات طہات ہیں۔

کی قریب میں نقل کیا ہے پتا جنم "درا نقلی تیرا حطہ چو قاسمیر" پانچویں عظیم "سلاطین علیہ" مکر فرمایا۔

الحجیم فیہا البوجہل الخواب عظیم میں جو جہل پائی ہو کہ (جامع لیبین ۲۷۵)

اس مقام پر وہی ہو گا جس کا کفر بھی پتا ہو جس کا کلمہ بھی پتا ہو وہ علم و حقین کے بعد اللہ کرنے والا ہو گا جس نے قیامت کتب میں تبدیلی کی ہو گی "جہلتے ہوئے اللہ و نہ موت کی ہو گی نور قورات کو بدل دلا ہو گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت کی اس نے کذب کی ہو گی "ملا کہ اسے اس کی کتب میں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تصدیق "جہل نور حاتم کا حکم خدا

یہ حکم کل قدرت کا نہیں ہو سکتا

لیکن یہاں کل قدرت کے لئے نہیں ہو سکتا کیونکہ حق کے پاس نہ علم آیا نور نہ کتب نہ انہوں نے کسی کا اللہ کیا نور نہ انہوں نے کسی کتب میں تبدیلی کی نہ لوگ اس قبیل سے نہیں خصوصاً وہ احمق و ابلہ جن میں نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نقل ہوا ہے۔

حضرت ابو طالب کا سنے

مجی روایت سے ثابت ہے کہ حضرت ابو طالب ہر سب سے کم طراب ہو رہا ہے۔
 وجہ اس کی فقط یہ ہے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی اور
 اپنی قربت کا احساس کیا۔ پھر وہ اس کے انہوں نے ایسی عمر پائی اور آپ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی طاعت و دعوت سے انکار بھی کیا۔

فما خلفك بابويه للذين هما أب تمسرا کیا میل ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 لشد قرنا و أكد حبا وقصر کے والدین کے بارے میں جن کے قرب
 عمر لولبسط عنرا سے بڑھ کر کسی کا قرب نہیں جن سے
 بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ کون ہے؟
 انہوں نے کم عمر پائی اور جن کا ہزار بھی
 نسلت ہی معقول ہے۔

معاذ اللہ! جلد نیم میں کیسے ہو سکتے ہیں؟ ان ہر اس قدر عظیم طراب کیوں؟ یہ
 بات اسے ہرگز سمجھ نہیں آ سکتی جو حق سلیم رکھتا ہے۔
 منکر کا رد

منکر کا یہ کہنا کہ ان کے طراب کے بارے میں متحدہ اہل بیت ہیں 'تو ہی ان تمام
 سے مختلف ہوں' میں نے تمام کو جمع کر کے تحقیق کی ہے ان میں سے اکثر ضعیف و
 معلول ہیں اور جو صحیح ہیں وہ یا تو سبقت واکل کی وجہ سے مستور ہیں اور ان کے
 معارض ہیں 'تو ہم ان میں اصل کے مطابق ترجیح دے رہی۔

آخر مالکیہ کا جواب

آخر مالکیہ میں سے بعض نے یہ دلائل جواب دیا ہے کہ یہ طراب والی
 روایات انہار آملہ ہیں اور یہ واکل قلعی (جن میں لہجہ کا ذکر ہے) کے معارض و
 معلول ہی نہیں نکلتیں۔

بچوں کے بارے میں رائے

میں کہتا ہوں منکر مشرکین کے بچوں کے بارے میں کہا کے لا جلاکھ میں کے
 دوزخی ہونے پر مضبوط دیکھی صحت ہے 'اگر وہ کے کہ میں انہیں دوزخی ہی مانتا ہوں
 تو یہ بہت بڑا قتل ہے اور اس پر عظیم عقوبت ہے اور اگر وہی قتل کرے جو دیگر قتل علم
 نے کیا تو اب پریشانی ختم ہو جائے گی۔ لیکن اس سے منکر نے یہ مان لیا کہ میں روایات
 سے عدل کر لیا جائے گا میں کے دوزخی ہونے کے بارے میں دواہم ہیں تو جتنا پڑھے گا
 کہ وہ قتل حقیقی و علم کے ہیں منسوخ ہیں کیونکہ انہیں عقلی عقلی علی لفظ علیہ داکٹر و علم
 کی فصاحت نصیب ہوگی کیونکہ آپ علی لفظ علیہ داکٹر و علم لہتے ہیں۔

سکنت رسی الاہین من خربة
 لبشر فاعطائهم
 بچوں اور جنس و صحت میں پہلی کے بارے میں لفظ قتل کے یہ ارشاد کرانی ہی
 دلچسپ ہے۔

ولا تزدوا ووزراء ووزرائہم
 وما کنا معذبین حتی نبعث
 رسولاً (الاسراء: ۷۵)
 اور کئی بوجہ اٹھانے والی ہیں دوسرے کا
 بوجہ نہ اٹھانے کی اور ہم طلب کرنے
 والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج
 دیں۔

پہلے جملہ سے بچوں کے طلب کا رخ ہے 'بجگہ دوسرے سے ارسال سے پہلے کے
 لوگوں سے طلب کا رخ ہے 'خبر کیجئے میں اسرار پر جو علم قرآن میں ہے اور وہ
 غور و فکر میں معنی و معنی و تحقیق قرآن میں سوسے لکھے ہیں۔

قل للسخاوی ان نعروک مشکلة .
 علمی کبھر من الامواج ملنظم
 (مندی سے کہہ دو اگر تجھے کوئی مشکل حاضر آجائے تو میرا علم سندہ کی سہولتوں
 کی طرح ہے)

سوال و جواب

اگر کوئی یہ سوال کہے کہ اس دور میں دعوت عیسیٰ علیہ السلام موجود تھی تو ہم کہتے ہیں واقعی کہیں تک اس دعوت کا پہنچا ہرگز نہیں تھا۔ یہی انہیں کسی نے اس کی خبر دی اور نہ یہ مسئلہ ان پر کسی نے واضح کیا۔ اگر کوئی یہ بات تسلیم نہیں کرتا تو پھر تمام دنیا میں اہل فترت کا وجود ہی نہ ہو گا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے بھی تمام کائنات میں رسول آئے اور ہر اہل فترت کا لہر ہوا ہے اس سے پہلے پیدا کریم علیہ السلام کی تحریف لائے ہوئے ہیں اور حضرت آدم سے پہلے ہر جہے نہیں کہ ان سے انعام حاصل ہوں مثلاً کفر و اسلام یا حلال و حرام۔ اگر ہم برہنہ کا اعتبار کریں تو ان اس کا پیغام لوگوں تک نہ پہنچا ہو تو پھر اسلئے اہل فترت کا عمل ہونا لازم آئے گا کیونکہ پھر ایسا وصف کسی قوم میں ہے ہی نہیں کہ ان پر یہ حکم (صلوات و دعا) لگایا جائے۔ مثلاً کہ بلاشبہ ان کے لئے صحت و مرض و موت و حیات کا عمل ہی اور واضح کر رہے ہیں کہ اہل فترت سے وہ لوگ مزاحمت ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے منہ جانے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے منہ جانے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریف کواری سے پہلے تھے اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد شہد ہے ۔

ياھل الکتاب قد جاءکم اے کتب و دھما ہے ایک قسط ہے ہاں
 رسولنا یبین لکم علی فترۃ اہل سے رسول تحریف لائے کہ تم پر

من الرسل ان يقولوا ما جاءنا من بشير ولا نذير فقد جاءكم بشير ونذير (المائدة ٥٤)
 ہمارے حکام ظاہر فرماتے ہیں کہ اس کے کہ رسولوں کا انکار نہ رہا تھا کہ بھی کہ ہمارے پاس کوئی طرفی نور دار ملے وہاں نہ آیا تو یہ طرفی نور دار ملے والے قتلے ہیں تحریف

عسری نے اعلان کیا ہے کہ وہ نہیں کے درمیان کا نیک ثروت کلاتا ہے۔ ہم بھی چہرے ان کیت کے تحت فرمایا
 لفترۃ التقطاع الرسل بعد انباء کی تحریف توری میں تقطاع
 محبینہم من فتر الامر لافہداً بٹا ثروت کلاتا ہے۔ یہ فتر سے مشتق
 وسکن (جامع البیان ١٠٤١) ہے جس کا معنی تباہی و بربادی ہے۔
 عسری نے صحاح میں کمالیہ حق کے بیکے نہ ہونے کہ رسولوں کے درمیان حاصل
 ثروت ہو گئے۔ اب ثروت کا نیک ہو گا کہ پہلے رسول دعوت لے کر آئے ہر اس کی
 دعوت کو مسترد کر دیتے اور حق کی شریعت سے جانک
 ہم نام نے شریعت علی و سلم کی صحیح نقل کی ہے۔

لما کان یوم القیامۃ جاء لعل ہر قیامت مل پہنچت ہیں کہ اپنی
 القیامۃ یحملون لوئانہم علی ہمتوں پر اٹھائے ہوئے ہوں گے
 لہر ہم الحشر کی ١٠٤١

ہر صحت کا حق ہے کہ ان کا احسن ہو گا کہ واضح ہے یہ نیک ثروت ہر دل

لام شاعری کی تصریح

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصریح کی ہے "نکاحِ قرأت بہت سے دوسروں کے بعد آتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ علقہ ازیمہ میں اس کی ظاہری حیات میں ایسی قوم تھی جن تک دعوت نہ پہنچی وہ علاقہ بھیجیں جس قسماً جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے دوسروں کے بعد ایسے لوگ ہیں انہیں دعوت اسلام نہیں پہنچی بلکہ دین اسلام کا قلب رہا تو تسلا کیا خیال ہے نکاحِ جہولیت کے ان لوگوں کے بارے میں جعل تمام نہیں، کھڑی گرفتار اور کلمہ کا قلب تھا تو وار دعوت کے پہنچنے اور نہ پہنچنے پر ہے جس کو دعوت نہیں پہنچی وہ بھلت پاتے رہا ہے وہ بعثتِ محمدی سے پہلے تھا یا بعد میں۔ اور جس نے نکاحِ قرأت پڑھا اور اسے دعوت پہنچی لیکن اس نے انکار و رد کیا، اصرار کیا تو وہ بدعت میں چلے گا۔

یہ آخری قسم عمل اعلیٰ ہے اس میں کسی کا بھی نزاع نہیں۔ اس طرف ہم خودی نے مسلم میں اشارہ کیا ہے جس کو اٹھ اور اس کا اصل معنی دیکھو وہ معنی ہے اور ہے وہ بالکل کہ اسے کوئی عزت دینے والا نہیں۔

نام لیا نے شمس مسلم میں ذریعہ بحث مسئلہ پر بھی تفصیلی اور پختہ محکمہ کی ہے کہ اعلیٰ حضرت سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمان کرام کے قتل کے دو مہینے ہوتے ہیں نہ تو پہلے رسول اللہ کی طرف آئے اور نہ انہوں نے دوسرے رسول کو بلایا تھا۔ اعراب جن کی طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی رسول نہ تھے اور نہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا۔

فل فخرت کی احسام

پھر کہا کہ حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی ہے کہ اہل
فترت عین طعن کے ہوتے ہیں۔

۔ جنہوں نے اپنی بصیرت کی انہار، تو میری پہلی فریاد، فریبت میں داخل نہ تھے غلط نہ

بن مویٰ بنی نضیل ہاں شریعت مویٰ میں داخل تھے۔
 مومنوں نے نہ تو شرک کیا اور نہ اہل قومیت تھے اور نہ وہ کسی نبی کی شریعت کے
 تابع تھے اور نہ انہوں نے اپنے لئے شریعت کا انتخاب کیا اور نہ انہوں نے اپنے کسی
 دین کو گزرا تمام عمر فطرت میں بسر ہو گی۔

پھر کھانا نہ جاہلیت میں جن لوگوں کا عمل یہ تھا وہ حقیقتہً اہل فطرت ہیں۔
 مومنوں نے شرک کیا اور قومیت کا راستہ اختیار نہ کیا بلکہ اس میں تبدیلی کی کوشش کی
 اور اپنی ذات کے لئے ہی شریعت بنائی خود ہی حرام و حلال کر لیا اور ایسے لوگ انکار
 ہیں۔ (کمال المعظم ص ۷۷۷)

آگے لکھا جن لوگوں نے کما اہل فطرت، خطاب ہے جن کی مولا ہی لوگ ہیں ہاں
 جواب دیا گیا ہے کہ یہ انتہا اہل ہیں اور یہ دلائل عقل کا مقابلہ نہیں کر سکتیں، جیسا
 کہ تصدیق پیچھے کر دیا ہے بعض متاخرین اہل علم نے فرمایا۔

لہٰذا يجب اخراج الابوين
 الشریفین من هذا القسم
 حضور ﷺ کے والدین شریفین کو
 اس قسم سے خارج قرار دینا لازم و فرض
 ہے۔

دیکر دلائل کے ساتھ

کہ دیکر دلائل کی گواہی دے کر یہ مواضع نہیں مگر کہتے کہ یہ حق نام ہیں

وَلَسَوْفَ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ رَبُّكَ
 فَتَرْضَىٰ أَلَمْ يَكُنْ اللَّهُ
 اور ہے کہ یہ کہہ رہا ہے کہ تمہارا رب
 تمہیں حکم دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ
 گے۔

کے تحت حضرت ابن عباس نے نقل کیا
 من رضى محمد صلى الله
 حضور ﷺ کی رضا یہ بھی ہے کہ

علیہ وآلہ وسلم ان لا یدخل
 احل من اهل بنیہ النار
 اس کا موم شہد ہے۔

مقام ہوسید نے شرف النبیہ ونبیہ میں حضرت عمر بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے نقل کیا۔

سألت ربی ان لا یدخل النار
 احل من اهل بنیہ فاعطانی
 ذلک
 میں نے اپنے رب سے عرض کیا میری
 اہل بیت میں سے کسی کو بھی دوزخ میں
 داخل نہ کرنا اس نے مجھے یہ عطا فرمایا۔

اس کے علاوہ بھی عام ہیں اور اس کی تفسیر کی طرف ہم نے ابتدائے حلقہ میں
 صریحاً بیان کر کے وقت محکم کی ہے۔

اس لئے جگہ انصرہ فی الفضل میں تحریر ہے اصول و آثار کی تعلیم کرتے ہوئے
 تعلیمات ہائے طور پر فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم آیہ و تہذیب کے
 بارے میں یہ من عن (مقیدہ) رکھا جائے کہ روز قیامت پورے امتحان میں کمال حاصل
 نصیب ہو جائے گی، مگر اس سے جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں
 کو لطف نصیب ہو جائے۔

اور اگر ہم موضوع بدعات دیکھ جائے جیسا کہ پہلے لوگوں نے کیا تو ہم یہ صریحاً
 ذکر کرتے کہ لفظ تعالیٰ مجھ پر وہی فرمایا ہے کہ میں نے ہر اس پشت و امن پر ایک حرم
 کر دی ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصرت و یمن ہم سے دیکھ لیں جاتے
 اور نہ میں کی طرف توجہ کرتے ہیں، کیونکہ وہاں قیام کے ہوئے ہونے سے
 بدعات کی کیا ضرورت؟ کچھ بدعت کے خلاف ہونے سے حدیث کی کیا ضرورت ہے؟
 باطنی کی سوجھ بوجھ میں غم اہل ہر ہاں ہے۔ ہر جگہ میں نے اس سکر ہائی کے لئے
 کیا ہے، لہذا جو حدیث اور روایت کی تھی کہ سنا اور یہ درجہ خط سے دور
 نہیں رہیں، ہم نے انہی روایت کی کہ اصل میں کی۔ کچھ سنی کو تہذیب میں کیا ہے کہ
 میں نے انہی روایت کی کہ اصل میں کی۔ کچھ سنی کو تہذیب میں کیا ہے کہ



٥

المقالة السدسية
في
النسبة المصطفوية

بمضيح العلامة جمال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السبكي
تتولى سنة ٩١١ هـ / ١٥٠٥ م

مناهة وشرحه ومؤلفه
الأستاذ محمد عبد الرحمن السبكي